ڈارون کا نظریۂ ارتقا کفر ہے

www.ahlulathar.net

شیخ مقبل بن ھادی الوادعی رحمہ اللہ کہتے ہیں

یہ نظریہ (یعنی ڈارون کا نظریہ ارتقا) کفر مانا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (یعنی یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا) (سورۃ التین: ۴)۔

اور اللہ کا فرماہے:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

(یعنی: اے انسان! تجھے اپنے ربِ کریم سے کس چیز نے بہکایا۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک کیا (یعنی کامل انسان بنادیا)، پھر برابر (اور درست) کیا، اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (سورۃ الانفطار: ٦تا٨)۔

نبی ﷺ کی بہت ساری احادیث اور بہت ساری قرآنی آیات آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں موجود ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ، يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ»

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو اسے چھوڑ دیا جتنا اللہ نے چاہا اسے چھوڑنا۔ ابلیس وہاں پر گھومتا رہتا اور اسے دیکھتا رہتا کہ وہ ہے کیا۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسے مخلوق کی تخلیق ہے جو اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتی (مسلم: ۲٦۱۱)

اسی طرح صحیحین میں ہے: کہ جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہیں کہا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو۔۔۔ (دیکھئے صحیح البخاری: ۳۳۲٦، مسلم: ۷۳۴۲)

اور اللہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً

(یعنی؛ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیا۔۔۔) (سورۃ النسا: ۱)

اور اللہ کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْها زَوْجَها لِيَسْكُنَ إِلَيْها فَلَمَّا تَغَشَّاها حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيفاً فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُما لَئِنْ آتَيْتَنا صالِحاً لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

(یعنی: وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تنِ واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اپنے اس جوڑے سے انس حاصل کرے۔ پھر جب اس نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی۔۔۔(سورۃ الاعراف:۱۸۹)

اصل مقصد کہنے کا یہ ہے کہ یہ نظریہ (یعنی ڈارون کا نظریۂ ارتقا) کفر ہے اور یہ حرام ہے، حرام ہے کہ اس نظریے کو مسلمان بچوں کو پڑھایا جائے۔

نظریۂ ارتقا (Theory of Evolution) کے مطابق انسان کا وجود دوسرے جانوروں سے وقت کے ساتھ ترقی کرتے کرتے خود ہوا۔اس نظریے کے مطابق انسان، بندر، گوریلا، چمپانزی وغیرہ مختلف شاخیں ہیں جو بندر نما پرانے جانوروں سے قدرتی انتخاب Natural Selection کے نتیجے وجود میں آئیں۔اسی لئے وہ انسان کو حیوان میں شمار کرتے ہیں اور اسے حیوانِ ناطق بھی کہتے ہیں۔یہ محض ایک باطل نظریہ ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں بلکہ ایک کافر اور ملحد شخص چارلس ڈارون کی فکر ہے جس نے دہریت کی بنیاد پر اس نظریے کو رکھا۔آج اس فکر کے حاملین، تمام کائنات کے وجود کو محض ایک حادثہ کہتے ہیں جو بغیر کسی مقصد کے وجود میں آگئی جو کفر پر کفر ہے۔بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم اور حکمت سے تمام کائنات کی تخلیق کسی مقصد سے کی ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلا ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ

(یعنی: اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا۔یہ گمان تو کافرون کا ہے، تو کافروں کے لئے خرابی ہے آگ کی)(سورۃ ص:۲۷)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ (کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے؟)(سورۃ المومنون:۱۱۵)۔

قرونِ وسطیٰ میں یوروپ میں پاپائیت Papacy (پاپ چرچ) کی مداخلت اور تحریف شدہ انجیل میں حقائق سے متصادم چیزوں کو دیکھتے ہوئے عہد ناموں Testaments پر تنقید کا دور شروع ہوا اور لوگوں کا اعتماد پاپائیت یا دینی راہنماؤں پر سے اٹھ گیا۔اسی دوران نصرانیت کی ایک شاخ پروٹسٹینٹ وجود میں آئی اور انہوں نے موجود شدہ نصرانیت میں اصلاح کا مطالبہ کیا اور لوگوں میں انقلاب برپا کیا۔نتیجۃً اس کا اثر صرف انکے دینی امور تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ ہر طبقے میں لادینیت اور آزاد فکری کی آواز بلند ہوئی۔ سائنسی علوم میں ڈارونیت، اور سیاست میں کارل مارکس کی مارکسیسیت اور اشتمالیت (کمیونیزم) اسی کا اثر ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج بہت سارے لوگ اسے ایسے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں جیسا کہ یہ حقیقت ہو۔یہ بیماری اپنے پہلے والی قوموں کے نقشِ قدم پر چلنے کی وجہ سے اس امت کے افراد میں بھی داخل ہو گئی۔آج کے موجودہ دور میں اتنی سائنسی ترقی کے باوجود بھی لوگ ایسے نظریے کا دفاع کرتے ہیں۔ڈارونیت ہی کو لیجئے۔آج

ہم جانتے ہیں کہ کسی شخص کے وراثی مادے یا Gene میں صرف معمولی سے تغیرات آنے کی وجہ سے بہت ساری بیماریاں نظر آتی ہیں، تو پھر اس کا کیا کہنا جب وراثی مادے یا کروموزوم کی تعداد ہی مختلف ہو جائے (جیسے بندر، چمپانزی اور انسان ان سب میں وراثی مادے کی تعداد مختلف ہے) اور وہ بھی جیسا کہ وہ کہتے ہیں بغیر کسی منظم طریقے بلکہ محض حادثے سے؟ کیا کوئی بھی عقل مند شخص اشرف المخلوقات کا وجود صرف ایک حادثے سے مان سکتا ہے؟ اور یہ آسمان اور زمین جو منظم طریقے سے چل رہی ہے اس کے بارے میں یہ کیا کہیں گے جبکہ یہ انسان کی تخلیق سے بھی بڑی ہے!

لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

آسمان وزمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں (سورۃ المومن:۵۷)

نہ ہی یہ حادثہ ہے اور نہ ہی خود بخود پیدا ہوئی کیونکہ معدوم چیز خود کسی چیز کو کیسے پیدا کر سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَمْ خُلِقُواْ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ۝أَمْ خَلَقُواْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَل لاَّ يُوقِنُونَ

(کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ کیا انہوں نے ہی آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں (سورہ الطور:۳۵،۳۶)